Ataunnabi.com

بیسواں مسئلہ

MUHAMMAD RIZWAN (FIKRERAZA25)

صلاۃ وسلام بہ حالتِ قیام

کتاب وسنت کی روشنی میں

صلاۃ وسلام بہ حالتِ قیام کی دلیلیں:

حضور سید الانبیا، افضل المرسلین ﷺ پر "صلاۃ" بھیجنا سنتِ الٰہیہ ہے اور سنتِ ملائکہ بھی، اللہ عزوجل نے تمام اہل ایمان کو رسول اللہ پر صلاۃ وسلام بھیجنے کا حکم بھی دیا ہے اور ہمیشہ سے مسلمانوں کا تعامل بھی اس پر رہا ہے، تو یہ صلاۃ وسلام کم از کم مندوب و مستحسن ضرور ہے۔ ہم یہاں اس کے ثبوت میں چند دلائل پیش کرتے ہیں:

پہلی دلیل:

(۱) قرآن مقدس شاہد ہے:

"إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۵۶﴾" (۱)

ترجمہ: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی پر، اے ایمان والو تم بھی ان پر صلاۃ وسلام بھیجو۔

اس آیت کریمہ میں "صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۵۶﴾" [تم نبی پر صلاۃ وسلام بھیجو] مطلق ہے

(۱) القرآن الحکیم، سورۃ الأحزاب:۳۳، الآیۃ:۵۶.

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

جس کے عموم میں بیٹھ کر، کھڑے ہو کر، لیٹ کر، تنہائی میں، مجمع میں، پست آواز سے، بلند آواز سے، مسجد میں اور خارج مسجد ہر جگہ اور ہر حال میں "صلاۃ وسلام" بھیجنا شامل ہے۔ اس لیے محفل میلاد النبی ﷺ کے اختتام پر اہل اسلام کا کھڑے ہو کر بلند آواز سے صلاۃ وسلام پڑھنا بھی اس آیت کے اطلاق کا حصہ ہے اور اُن کا تعامل فی الواقع کتاب اللہ کی اس آیت پر عمل ہے۔

(۲) "عن أبي هريرة -رضي الله تعالى عنه-، قال: سمعتُ رسول الله -صلى الله تعالى عليه وسلم- يقول: . . . فإن صلاتكم تُبلّغني حيث كنتم."[۱]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تمھارا درود میری بارگاہ میں وہیں سے پیش کیا جاتا ہے جہاں تم رہتے ہو۔

(۳) "عن أنس، قال: قال رسول الله -صلى الله تعالى عليه وسلم-: مَن صلّى عليَّ صلاة واحدة صلى الله عليه عشر صلوات وحطّت عنه عشر خطيات ورفعت له عشر درجات."[۲]

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، اس کے دس گناہ معاف فرماتا ہے اور اس کے لیے دس درجے بلند فرماتا ہے۔

(۴) "عن عبد الله بن عمرو بن العاص أنّه سمع النبي -صلى الله تعالىٰ عليه وسلم- يقول: إذا سمعتم المؤذن فقولوا مثلَ ما يقول، ثم صلّوا عليَّ فإنّه مَن صلّى عليَّ صلاةً، صلى الله عليه بها عشرا."[۳]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے مروی ہے کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ سے یہ

---

(۱) سنن أبي داؤد، ص: ۲۳۳، كتاب المناسك / بابُ زيارة القبور، رقم الحديث: ۲۰۴۲، بيت الأفكار الدولية.

(۲) سنن النسائي، ص:۱۵۳، كتاب السّهو / باب الفضل في الصلاة على النّبي -صلى الله تعالىٰ عليه وسلم-، رقم الحديث: ۱۲۹۷، بيت الأفكار الدولية.

(۳) الصحيح لمسلم، ج: ۱، ص: ۱۶۶، كتاب الصلاة / باب استحباب القول مثلَ قولِ المؤذن لمن سمعه، مجلس البركات، مبارك فور.

MUHAMMAD RIZWAN (FIKRERAZA25)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

فرماتے ہوئے سنا کہ جب مؤذن کی آواز سنو تو جواب میں وہی کلمات تم بھی کہو، پھر مجھ پر درود پڑھو کیوں کہ جو مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

یہ اور اس طرح کی احادیثِ کثیرہ میں "صلاۃ" یا درود بھیجنے کا لفظ مطلق ہے جو اپنے اطلاق کی وجہ سے محفل میلاد شریف کے شروع، درمیان اور آخر میں صلاۃ پڑھنے کو بھی شامل ہے اور ساتھ ہی کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر پڑھنے کو بھی۔

(۵) ارشادِ باری ہے:

"لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ"(۱)

ترجمہ: تاکہ ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر، اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو۔

اس آیت کریمہ میں " وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ " [اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو] بھی مطلق ہے جو تعظیم وتوقیر کی تمام قسموں کو شامل ہے اور قیام بجائے خود اقسامِ تعظیم سے ہے اس لیے میلاد شریف کے آخر میں تعظیم نبوی کے قصد سے قیام کرنا اس آیت کریمہ پر عمل ہے۔

(۶) اللہ عزوجل فرماتا ہے:

"فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَ **عَزَّرُوْهُ** وَ نَصَرُوْهُ وَ اتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْۤ اُنْزِلَ مَعَهٗۤ ۙ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۠"(۲)

ترجمہ: تو وہ جو اس پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اترا وہی بامراد ہوئے۔

(۷) مزید ارشادِ ربانی ہے:

"لَىِٕنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَ اٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَ **عَزَّرْتُمُوْهُمْ** وَ اَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ لَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ"(۳)

ترجمہ: ضرور اگر تم نماز قائم رکھو اور زکات دو اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ اور ان کی تعظیم کرو اور اللہ کو قرض حسن دو بے شک میں تمھارے گناہ اتار دوں گا اور ضرور تمھیں باغوں میں لے جاؤں

---

(۱) القرآن الحکیم، سورۃ الفتح:٤٨، الآیۃ:٩.
(۲) القرآن الحکیم، سورۃ الأعراف:٧، الآیۃ:١٥٧.
(۳) القرآن الحکیم، سورۃ المائدۃ:٥، الآیۃ:١٢.

MUHAMMAD RIZWAN (FIKRERAZA25)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

گا جن کے نیچے نہریں رواں ہیں۔

ان آیات میں رسول اللہ ﷺ اور دوسرے مرسلین عظام علیہم السلام کی تعظیم کرنے والوں کو فلاح اور جنت کی بشارت ہے اور توقیر و تعظیم کا لفظ مطلق ہے جس کی وسعت میں ادب واحترام کے ساتھ قیام بھی شامل ہے۔

قیام اقسامِ تعظیم سے ہے:

ادب کے ساتھ قیام بھی اقسامِ تعظیم سے ہے جو کثیر احادیث نبویہ سے ثابت ہے، مثلاً:

(۸) حضور سید عالم ﷺ کا حضرتِ سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تعظیم کے لیے کھڑا ہونا۔

اور حضرت سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا سرکار دوعالم ﷺ کے لیے قیام کرنا۔

عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ -رضى الله عنها- أَنَّهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَشْبَهَ سَمْتًا وَهَدْيًا وَدَلاًّ . . . مِنْ فَاطِمَةَ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهَا، كَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ قَامَ إِلَيْهَا فَأَخَذَ بِيَدِهَا وَقَبَّلَهَا وَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ . وَكَانَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ إِلَيْهِ فَأَخَذَتْ بِيَدِهِ فَقَبَّلَتْهُ وَأَجْلَسَتْهُ فِي مَجْلِسِهَا.(۱)

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ میں نے وقار، سیرت، حسن سلوک میں حضرت فاطمہ سے بڑھ کر کسی کو سرکار کی طرح نہیں دیکھا۔

جب حضرت فاطمہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوتیں تو حضور ان کے لیے کھڑے ہوجاتے، ان کا ہاتھ پکڑ کر بوسہ دیتے، پھر اپنی جگہ بٹھاتے اور جب حضور ﷺ ان کے پاس جاتے تو وہ حضور کے لیے کھڑی ہوجاتیں، دست مبارک پکڑ کر بوسہ دیتیں اور اپنی جگہ بیٹھاتیں۔

(۹) حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کا انصار کو قیام کا حکم دینا۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ بَنُو قُرَيْظَةَ عَلَى حُكْمِ سَعْدٍ، - هُوَ ابْنُ مُعَاذٍ - بَعَثَ رَسُولُ اللهِ -صلى الله عليه وسلم - وَكَانَ قَرِيبًا مِنْهُ فَجَاءَ، عَلَى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا قَالَ رَسُولُ اللهِ -صلى الله عليه وسلم-: قُومُوا إِلَى "سَيِّدِكُمْ" فَجَاءَ فَجَلَسَ

---

(۱) سنن أبي داؤد، ص:٥٦٠،أول كتاب الأدب / باب ما جاء في القيام ، رقم الحديث: ٥٢١٧، بيت الأفكار الدولية.

MUHAMMAD RIZWAN (FIKRERAZA25)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

إلَى رَسُولِ اللهِ -صلى الله عليه وسلم- .[۱]

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے جب بنو قریظہ حضرت سعد بن معاذ کے حکم ہونے پر راضی ہو گئے تو حضور ﷺ نے حضرت سعد کے پاس قاصد بھیجا اور وہ حضور کے قریب تھے، پھر وہ خچر پر سوار ہو کر ان کے پاس گئے جب سرکار علیہ الصلاۃ والسلام کے قریب ہوئے تو سرکار علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ اپنے سردار کے لیے کھڑے ہو جاؤ، پھر حضرت سعد سرکار علیہ الصلاۃ والسلام کے پاس آکر بیٹھ گئے۔

(۱۰) مجلس انور سے سرکار علیہ الصلاۃ والسلام کے تشریف لے جانے کے وقت صحابۂ کرام کا کھڑا ہونا، اور حجرۂ شریفہ میں داخل ہونے کے وقت تک کھڑا رہنا۔

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَهُوَ يُحَدِّثُنَا كَانَ النَّبِيُّ -صلى الله عليه وسلم- يَجْلِسُ مَعَنَا فِي الْمَجْلِسِ يُحَدِّثُنَا "فَإِذَا قَامَ قُمْنَا قِيَامًا حَتَّى نَرَاهُ قَدْ دَخَلَ بَعْضَ بُيُوتِ أَزْوَاجِهِ" فَحَدَّثَنَا يَوْمًا "فَقُمْنَا حِينَ قَامَ.[۲]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ مجلس میں بیٹھ کر ہم سے باتیں کرتے جب حضور کھڑے ہوتے تو ہم بھی کھڑے ہو جاتے اور اتنی دیر تک کھڑے رہتے کہ حضور کو دیکھتے کہ اپنی بعض ازواج کے مکان میں تشریف لے گئے، پھر ایک دن حضور نے ہم سے حدیث بیان فرمائی اور جب سرکار علیہ الصلاۃ والسلام کھڑے ہوئے تو ہم لوگ بھی کھڑے ہو گئے۔

(۱۱) حضور ﷺ کو مسجد نبوی شریف میں آتے ہوئے دیکھ کر کھڑا ہونا۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ - لاَ أَعْلَمُهُ إِلاَّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ -صلى الله تعالى عليه وسلم- قَالَ : لَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ.[۳]

ترجمہ: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم اس وقت

---

(۱) صحيح البخاري، ج:۲، ص: ٤٢٧، كتاب الجهاد والسّير/ بابُ إذا نزل على حكم رجل، مجلس البركات، مبارك فور.

(۲) سنن أبي داؤد، ص:٥٢١، أول كتاب الأدب/ بابٌ في أخلاق النبي، رقم الحديث: ٤٧٧٥، بيت الأفكار الدولية.

(۳) صحيح البخاري، ج:١،ص: ١٢٤، كتاب الجمعة / باب المشي إلى الجمعة، مجلس البركات، مبارك فور.

MUHAMMAD RIZWAN (FIKRERAZA25)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

تک کھڑے نہ ہوا کرو جب تک مجھے آتا ہوا نہ دیکھ لو۔ اور وقار کو لازم پکڑو۔

(۱۲) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مشقتِ قیام کے باوجود نماز میں تعظیم نبوی کے لیے کھڑا رہنا۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ -صلى الله تعالى عليه وسلم- لَيْلَةً فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتَّى هَمَمْتُ بِأَمْرِ سَوْءٍ، قُلْنَا : وَمَا هَمَمْتَ؟ قَالَ: هَمَمْتُ أَنْ أَقْعُدَ وَأَذَرَ النَّبِيَّ صلى الله تعالى عليه وسلم .(۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اقتدا میں ایک شب نماز پڑھی، آپ برابر قیام میں رہے، یہاں تک کہ میں نے ایک ناپسندیدہ بات کا ارادہ کیا، ہم نے پوچھا وہ کیا تھا؟ فرمایا کہ میں نے سوچا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قیام میں چھوڑ کر میں بیٹھ جاؤں۔

اور بسا اوقات سرکار علیہ الصلاۃ والسلام کا اسے ناپسند فرمانا بوجہِ تواضع ہے، اس کا یہ مطلب نہیں کہ قیام تعظیمی ممنوع ہے، بلکہ اس سے مقصود محض اظہار تواضع ہے، یوں بھی عرفاً قیام کو اقسامِ تعظیم سے شمار کیا جاتا ہے۔

اطلاق سے استدلال سنت رسول وسنتِ صحابہ ہے:

ہم نے گزشتہ صفحات میں کتاب وسنت کے اطلاق سے استدلال کیا ہے کیوں کہ سلف وخلف سے لے کر آج تک علمائے امت کے درمیان عموم واطلاق سے استدلال شائع وذائع ہے، یہاں تک کہ خود حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی اطلاق سے استدلال فرمایا، جیسا کہ یہ حدیث شاہد ہے:

(۱۳) عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى قَالَ: كُنْتُ أُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِي رَسُولُ اللهِ -صلى الله تعالى عليه وسلم- فَلَمْ أُجِبْهُ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي. فَقَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللهُ : {اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ} .(۲)

---

(۱) صحيح البخاري، ج:۱،ص: ۱۵۲، ۱۵۳، كتاب التهجّد / باب طولِ الصلاة في قيام اللّيل، مجلس البركات، مبارك فور.

(۲) ● صحيح البخاري، ج:۲، ص:٦٤٢، كتاب التفسير/ باب ما جاء في فاتحة الكتاب.
● أيضا: ص: ٧٤٩، تكاب التفسير/ باب فضل فاتحة الكتاب، مجلس البركات، مبارك فور.

MUHAMMAD RIZWAN (FIKRERAZA25)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ترجمہ: حضرت ابو سعید بن معلّی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا، تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے بلایا، میں نماز میں مشغول ہونے کی وجہ سے فوراً حاضر نہ ہو سکا، پھر (نماز سے فارغ ہو کر حاضر ہوا اور) عرض کی کہ یا رسول اللہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔

تو سرکار علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ کیا اللہ تعالی نے یہ نہیں فرمایا ہے:

"اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہو جاؤ۔"

مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالی نے "حاضر ہو جانے" کا حکم مطلق دیا ہے جس کے اطلاق و عموم میں نماز و خارج نماز سب شامل ہیں اس لیے تم پر لازم تھا کہ نماز چھوڑ کر فوراً حاضر ہو جاتے۔

یہاں سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نص قطعی کے اطلاق سے اپنے صحابی کے عذر کو مسترد کرتے ہوئے ان پر حجت قائم فرمائی جس سے "المُطلقُ يَجري على إطلاقه" کا ثبوت فراہم ہوتا ہے۔

وہ صحابیِ رسول بھی صاحبِ زبان تھے انھیں اطلاق کا یہ عموم و شمول معلوم تھا، مگر فرمان خداوندی ہے:

(۱۴) "يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا... وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۳﴾"(۱)

ترجمہ: اے ایمان والو!... اپنے عمل باطل نہ کرو۔

جس سے بظاہر یہ محسوس ہوتا ہے کہ "حاضری کے اطلاق" میں نماز کی حالت شامل نہیں ہے، اس لیے نماز پوری ہونے تک تاخیر کی گنجائش سمجھی جا سکتی تھی، مگر سرکار علیہ الصلاۃ والسلام نے "اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ" سے استدلال فرما کر انھیں آگاہ فرمایا کہ رسول کا بلانا، اللہ کا بلانا ہے اور اللہ کے بلانے پر نماز چھوڑنے سے نماز باطل نہیں ہوگی، اس لیے رسول کے بلانے پر بھی نماز چھوڑنے سے نماز باطل نہ ہوگی، لہذا "حاضری کا حکم" پورے طور پر اپنے اطلاق پر جاری ہوگا۔

(۱۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس طرح کا ایک واقعہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی بیان کیا ہے، وہ بھی نماز میں مشغول ہونے کی وجہ سے فوراً حاضرِ بارگاہِ رسالت نہ ہوئے اور خدمت اقدس میں کچھ دیر سے حاضری کا یہی عذر پیش کیا تو سرکار علیہ الصلاۃ والسلام نے آیت کریمہ: "اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ"

---

(۱) القرآن الحكيم، سورة محمد ﷺ:٤٧، الآية:٣٣.

MUHAMMAD RIZWAN (FIKRERAZA25)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

کے اطلاق سے ان پر حجت قائم فرمائی:

قَالَ « أَفَلَمْ تَجِدْ فِيمَا أَوْحَى اللهُ إِلَيَّ أَنِ (اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ) ». قَالَ بَلَى وَلاَ أَعُودُ إِنْ شَاءَ اللهُ.(۱)

ترجمہ: سرکار علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ کیا تم نے وحیِ قرآنی میں یہ فرمان نہیں پایا کہ "جب اللہ اور رسول تمھیں بلائیں تو حاضر ہو جاؤ۔" عرض کیا سنا ہے اور اب ان شاء اللہ تعالی دوبارہ ایسا نہیں کروں گا۔

(۱۶) عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ ... ثُمَّ رَكِبَ وَرَكِبْتُ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَوْمِ وَقَدْ قَامُوا فِي الصَّلَاةِ يُصَلِّي بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَقَدْ رَكَعَ بِهِمْ رَكْعَةً، فَلَمَّا أَحَسَّ بِالنَّبِيِّ -صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ، فَصَلَّى بِهِمْ.(۲)

ترجمہ: عروہ بن مغیرہ کا بیان ہے کہ ان کے والد حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ ... پھر حضور سوار ہوئے اور میں بھی سوار ہوا، یہاں تک کہ ہم لوگ قافلے میں اس وقت پہنچے جب وہ حضرات نماز (فجر) شروع کر چکے تھے، انھیں حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھا رہے تھے اور وہ ایک رکعت پڑھا چکے تھے۔

جب انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آہٹ محسوس کی تو پیچھے ہٹنے لگے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں اشارے سے اپنی جگہ برقرار رہنے کا حکم دیا تو انھوں نے نماز پوری کی۔

(۱۷) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ -صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- ذَهَبَ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ ... فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ -صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- وَالنَّاسُ فِي الصَّلَاةِ ... ثُمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى اسْتَوَى فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى.(۳)

---

(۱) جامع الترمذي، ج:۲،ص: ۱۱۱، أبواب فضائل القرآن عن رسول الله ﷺ/ باب ما جاء في فضل فاتحة الكتاب، مجلس البركات، مبارك فور.

(۲) الصحيح لمسلم، ج:۱،ص:۱۳٤، كتاب الطهارة/ باب المسح على الخفّين، مجلس البركات، مبارك فور.

(۳) الصحيح لمسلم، ج:۱،ص:۱۷۹، كتاب الصلاة/ باب تقديم الجماعة من يصلي بهم إذا تأخّر الإمام ولم يخافوا مفسدة بالتقديم، مجلس البركات، مبارك فور.

MUHAMMAD RIZWAN (FIKRERAZA25)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبیلہ بنو عمرو بن عوف میں صلح کرانے کے لیے تشریف لے گئے۔۔۔ تو حضرت ابو بکر نماز پڑھانے لگے اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور لوگ نماز میں تھے۔۔۔ پھر حضرت ابو بکر پیچھے ہٹنے لگے یہاں تک کہ صف میں ٹھیک سے کھڑے ہو گئے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آگے بڑھ کر امامت شروع کر دی۔

(۱۸) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: فَلَمَّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ سَمِعَ أَبُو بَكْرٍ حِسَّهُ ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ -صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قُمْ مَكَانَكَ.(۱)

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضرت ابو بکر مسجد میں تشریف لائے اور حضرت ابو بکر صدیق نے حضور کی آہٹ سنی تو پیچھے ہٹنے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر قائم رہو۔

ان تین حدیثوں میں الگ الگ تین واقعات کا بیان ہے اور سب کا ماحصل یہ ہے کہ حضرت عمرو بن عوف اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز کی امامت کر رہے تھے، اسی دوران نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور وہ حضرات اپنے مصلے سے پیچھے ہٹنے لگے، یہ پیچھے ہٹنا بلا شبہہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کے لیے تھا جس کے بارے میں کتاب اللہ کے یہ مطلق احکام رہنمائی کر رہے تھے:

(۱۹) ”یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ“(۲)

ترجمہ: اے ایمان والو، اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو۔

اس آیت کریمہ میں ”آگے نہ بڑھو“ کا لفظ مطلق ہے جو نماز اور بیرونِ نماز دونوں حالتوں کو عام ہے اس لیے وہ حضرات عین حالت نماز میں سرکار علیہ الصلاۃ والسلام کی آہٹ محسوس کر کے پیچھے ہٹنے لگے۔

(۲۰) ”لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ“(۳)

ترجمہ: تاکہ اے لوگو، تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو۔

اس آیت مبارکہ میں ”تعظیم و توقیر“ کا حکم مطلق ہے جو نماز اور بیرونِ نماز تمام احوال کو

---

(۱) الصحیح لمسلم، ج:۱،ص:۱۷۸، ۱۷۹، کتاب الصلاۃ/ باب استخلاف الإمام إذا عرض له عذر من مرض... مَن یصلّی بالناس، مجلس البرکات، مبارك فور.

(۲) القرآن الحکیم، سورة الحجرات:۴۹، الآیة:۱.

(۳) القرآن الحکیم، سورة الفتح:۴۸، الآیة:۹.

MUHAMMAD RIZWAN (FIKRE RAZA25)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

شامل ہے اس لیے بھی حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضور ﷺ کی آمد کا احساس ہوتے ہی امامت کے مقام سے پیچھے ہٹنا شروع کر دیا اور ان تمام واقعات میں نہ تو صحابہ کرام نے کبھی نکیر کیا، نہ ہی حضور افصح العرب والعجم ﷺ نے کبھی نکیر فرمایا، بلکہ آپ نے ان کے عمل کو برقرار رکھا، اور خود صحابہ کرام نے بھی بعض واقعات میں تالیاں بجا بجا کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیچھے ہٹنے کے لیے آگاہ کیا۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ عام طور پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو یہ معلوم تھا کہ مطلق اپنے عموم واطلاق پر جاری رہتا ہے۔

ہاں حضرت ابو سعید بن معلی اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے واقعات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان حضرات نے مطلق قرآنی کو بیرون نماز کی حد تک عام سمجھا، جس پر سرکار دو عالم ﷺ نے انھیں تنبیہ فرمائی۔

یہ شرح وبیان اس امر کے اذعان کے لیے ان شاء اللہ کافی ہے کہ مطلق اپنے اطلاق و عموم پر جاری رہتا ہے، یہ الگ بات ہے کہ کسی نص سے تقیید ثابت ہو تو اس کا لحاظ بھی ہوتا ہے مگر ان نصوص میں تو مطلق اپنے اطلاق پر ہی ہے اور وہی ہمارے استدلال کی بنیاد ہے۔

یہاں اس امر میں شبہہ نہیں کیا جا سکتا کہ ان جلیل القدر صحابہ کرام نے حالت نماز اور بالخصوص حالت قیام میں پیچھے ہٹ کر رسول اللہ ﷺ کی تعظیم و توقیر کا مظاہرہ کیا، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ حالت قیام میں پیچھے ہٹنا بھی اقسام تعظیم سے ہے۔

ہم نے قیام تعظیمی کے ثبوت کے لیے کتاب وسنت کے جن نصوص سے استدلال کیا ہے وہ اپنے اطلاق کی وجہ سے تعظیم کی ہر قسم کو شامل ہیں، لہذا سید المرسلین ﷺ کی تعظیم جس طریقے سے کی جائے گی محمود و مستحسن قرار پائے گی اور الگ الگ خاص خاص طریقوں کے لیے ثبوت پیش کرنے کی حاجت نہ ہوگی، ہاں اگر کسی خاص طریقے کی ممانعت کتاب اللہ یا سنت رسول اللہ سے ثابت ہو تو خاص وہ طریقہ ممنوع ہوگا جیسے سرکار علیہ الصلاۃ والسلام کو تعظیم کے قصد سے سجدہ کرنا، کہ یہ ہماری شریعت میں ممنوع ہے، لہذا تعظیم کی یہ قسم ناجائز ہوگی۔ مگر رسول اللہ کی تعظیم کے لیے کھڑا ہونا شرعاً ممنوع نہیں جیسا کہ ہم نے گزشتہ سطور میں اس کے شواہد بھی پیش کیے ہیں اس لیے یہ جائز و مستحسن ہے۔

MUHAMMAD RIZWAN (FIKRERAZA125)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

کھڑے ہوکر صلاۃ، یا صلاۃ وسلام پڑھنے کی نظیر:

شریعت میں بیٹھ کر اور کھڑے ہوکر ہر طرح صلاۃ وسلام پڑھنے کی نظیر موجود ہے، چناں چہ نماز میں بیٹھ کر صلاۃ وسلام پڑھا جاتا ہے اور نماز جنازہ میں کھڑے ہوکر اور روضۂ انور پہ حاضری کے وقت تو عالم اسلام کا ہر شخص کھڑے ہوکر ہی صلاۃ وسلام عرض کرتا ہے، تو یہ عامۂ مسلمین کا قیام تعظیمی پر تعامل، بلکہ اجماع ہوا۔

دوسری دلیل:

صدہا سال سے امت کا سوادِ اعظم اس قیام کے استحسان کا قائل ہے، بلکہ قرناً فقرناً تمام بلاد اسلام میں بے شمار علما، صلحا، اولیا اور عامۂ اہل سنت کا اجماع ہے۔

اور اجماع بجائے خود ایک مستقل حجت ہے جو احادیث متواتر المعنیٰ سے ثابت ہے، جیسا کہ گزشتہ صفحات میں اسے واضح کیا گیا ہے اور سرکار علیہ الصلاۃ والسلام نے سوادِ اعظم کی پیروی کا حکم بھی دیا ہے۔

چند احادیث ملاحظہ ہوں:

(۲۱) حَدَّثَنِي أَبُو خَلَفٍ الأَعْمَى، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ -صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-، يَقُولُ: ''إِنَّ أُمَّتِي لَا تَجْتَمِعُ عَلَى ضَلَالَةٍ، فَإِذَا رَأَيْتُمُ اخْتِلَافًا فَعَلَيْكُمْ بِالسَّوَادِ الأَعْظَمِ.''(۱)

ترجمہ: ابو خلف اعمیٰ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک سے سنا، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے سنا، وہ فرماتے ہیں کہ میری امت گمرہی پر جمع نہ ہوگی، لہٰذا جب تم اختلاف دیکھو تو سوادِ اعظم کی پیروی اپنے اوپر لازم کرلو۔

(۲۲) عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ -صلّى الله تعالى عليه وسلَّمَ- قَالَ: «إِنَّ اللهَ لَا يَجْمَعُ أُمَّتِي - أَوْ قَالَ: أُمَّةَ مُحَمَّدٍ -صلّى الله تعالىٰ عليه وسلَّم- عَلَى الضَّلَالَةِ وَيَدُ اللهِ على الْجَمَاعَةِ وَمَنْ شَذَّ، شَذَّ إِلَى النَّارِ».(۲)

---

(۱) سنن ابن ماجه، ص: ٤٢٤، كتاب الفتن / باب السّواد الأعظم، رقم الحديث: ٣٩٥٠، بيت الأفكار الدولية.

(۲) جامع الترمذي، ج: ۲، ص: ۳۹، كتاب الفتن/ باب لزوم الجماعة، مجلس البركات، مبارك فور.

MUHAMMAD RIZWAN (FIKR-E-RAZA25)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ترجمہ: حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ میری امت کو ۔ یا فرمایا ۔ اُمّتِ محمد ﷺ کو گم رہی پر نہیں جمع فرمائے گا، اور اللہ تعالیٰ کا دست رحمت جماعت پر ہے اور جو جماعت سے الگ ہوا وہ جہنم میں گیا۔

(۲۳) عن عبد اللہ بن دینار، عن ابن عمر قال: قال رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ و اٰلہٖ و سلَّمَ۔: "لا یجمع اللہُ ہذہ الأمةَ علی الضَّلالة أبدا" و قال: "یدُ اللہ علی الجماعة، فاتّبعوا السَّواد الأعظم، فإنه من شَذَّ، شُذَّ فی النار". (۱)

ترجمہ: عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے بیان کیا کہ رسول اللہ ۔صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزّوجلّ اس امت کو کبھی گمراہی پر جمع نہیں فرمائے گا۔
اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ اللہ کا دستِ قدرت جماعت پر ہے تو سوادِ اعظم کی پیروی کرو، جو جماعت سے الگ ہوا وہ جہنم میں گیا۔

الغرض محفل میلاد شریف کے اختتام پر کھڑے ہو کر باادب صلاۃ وسلام پڑھنا سوادِ اعظم کا معمول ہے جس کا جواز واستحسان کتاب اللہ وسنتِ رسول اللہ سے ثابت ہے اس لیے اسے بدعتِ ضالّہ کہنا خود ضلالت ہے۔

---

(۱) المستدرك للحاكم، ج:۱، ص: ۱۱۵، كتاب العلم/ بابُ لا يجمع الله هذه الأمّة على الضلالة أبدًا، مجلس دائرة المعارف، حيدر آباد.

MUHAMMAD RIZWAN (FIKRERAZA25)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar